باب: 55

شیخ ابن العربیؒ

(1165 - 1240 AD)

آپ کا نام محی الدین ہے۔ آپ کے والد کا نام علی بن محمد العربی ہے۔ آپ کا تعلق قبیلہ طے سے ہے اور آپ حاتم طائی کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ 17 رمضان 560AH/1165AD کو تولد ہوئے۔ آپ کی جائے پیدائش مریسیہ، اندلس (اسپین) ہے۔ آپ تقریباً 8 سال کے تھے کہ آپ مریسیہ سے اشبیلہ کے شہر کو منتقل ہوگئے جو ان دنوں علم و ادب کا بہت بڑا مرکز تھا۔ آپ کوئی 30 سال تک یہاں کے مشہور علما سے تحصیل علم کرتے رہے۔ آپ کی عمر 38 سال کی تھی کہ آپ پہلے مصر پہنچے پھر مختلف ممالک کا سفر کرتے رہے اور پھر آخر میں دمشق میں اپنی مستقل سکونت اختیار کرلی۔

شیخ ابن عربیؒ بے شمار کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کی اکثر تصانیف کا موضوع "تصوف" ہے۔ آپ کی تصنیفات میں تصوف ہی کے موضوع پر مشہور ترین کتاب "فصوص الحکم" ہے۔ اس کی عربی زبان میں کئی شرح کی گئی ہیں۔ کئی فارسی اور اردو ترجمے بھی ہوئے۔ اردو مترجمین میں عبدالغفور دوستی، مولوی سید مبارک علی اور مولانا عبدالقدیر صدیقی ہیں۔ الفتوحات المکیہ، چار بڑی بڑی جلدوں میں ہے۔ تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر مصر سے طبع ہوئی۔ آپ کی کتاب "نقش النّصوص" کی شرح مولانا جامیؒ نے کی۔ آپ کی تصنیفات میں کتاب الجلالہ، کتاب تاج الرسائل، عقیدہ مختصرہ، مراتب الوجود، اور مواقع النجوم بھی ہیں۔ آپ کی "ترجمان الاشواق" کی نظمیں، عربی کی اعلیٰ ترین صوفیانہ شاعری میں شمار کی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ شیخ کی اور بھی بہت سی تصنیفات ہیں جو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہیں۔

شیخ ابن عربیؒ کی شخصیت کے بارے میں لوگوں کی متضاد رائے پائی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کے خیال میں وہ ولی کامل تھے۔ قطب زماں تھے۔ اور علم باطنی میں سند کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ کے بہت سے مداح جلیل القدر علما بھی تھے، جنہوں نے آپ کے عقائد کی حمایت میں کتابیں بھی لکھیں۔ ان میں الفخر الرازی اور الجلال السیوطی کے نام لیے جاسکتے ہیں۔ دوسری طرف ایک ایسا گروہ بھی تھا جن کے نزدیک آپ ایک قسم کے ملحد تھے۔ آپ کی تنقید کرنے والوں میں الذہبی اور ابن تیمیہ کے نام شامل ہیں۔ آج بھی ابن العربیؒ کی تصنیفات کے بارے میں علما کے درمیان اسی قسم کا متضاد رویہ پایا جاتا ہے۔

وہ بنیادی اصول جس پر ابن عربیؒ کے سارے صوفیانہ فلسفے کا دار و مدار ہے وہ عقیدۂ وحدت الوجود ہے۔ اِس کی رُو سے تمام عالم اشیاء اُس حقیقت کا محض ایک سایہ ہے جو اس کے پیچھے مخفی ہے۔اِس عقیدہ کا اظہار آپ اپنی کتاب "الفتوحات" میں یوں رقم کرتے ہیں۔"۔۔بزرگ و برتر ہے وہ ذات جس نے سب اشیاء کو پیدا کیا اور جو خود اس کا جوہر اصلی ہے۔۔"۔یعنی اس وجودِ حقیقی کا جوہر اس شئے کی آخری بنیاد ہے جو، تھی، ہے، اور آئندہ ہو گی۔

- شیخ ابن العربیؒ کے فلسفۂ تصوف کے بنیادی نکات میں سے چند، کچھ یوں بیان کیے جا سکتے ہیں۔

❖ وجود بالذات، اللہ تعالیٰ میں منحصر ہے۔ باقی سارے وجود، بالعرض ہیں۔

❖ وجود بہ معنی مابہ الموجود، عین ذاتِ حق ہے۔اس کے علاوہ سب انتزاعی ہیں۔ یہاں تک کہ باقی سب انضامی بھی نہیں۔

❖ ذات اور صفات، کہنے کو جدا ہیں لیکن در حقیقت لا عین ولا غیر ہیں۔

❖ علم و معلوماتِ حق کا مرتبہ، قبلِ قدرت وارادہ ہے۔یعنی غیر مخلوق ہیں۔

❖ کن سے پہلے، مراتب داخلی والٰہی ہیں۔اور کن کے بعد، مراتب مخلوقات و ممکنات ہیں۔

❖ ممکنات پر ویسی ہی تجلی ہوتی ہے جیسا اُن کا اقتضا ہے۔بقول بحر العلوم حسرتؔ:

دیتا ہے ہر اک کو حکیم   جس کی جیسی لیاقت ہے
وہی نمایاں ہوتا ہے   جس کی جیسی فطرت ہے

❖ اعیان و حقایق کے متعلق سوال نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ایسے کیوں ہیں۔

❖ تقدیر، عالم میں جو کچھ نمایاں ہونے والا ہے اس کا نظام العمل یا پروگرام ہے۔

❖ شئے کے دو تعین ہوتے ہیں۔ ایک ذاتی، دوسرے وصفی۔ تعین ذاتی، ذات کے لحاظ سے کبھی نہیں بدلتا۔جب کہ تعین وصفی، اوصاف کی وجہ سے بدلتا رہتا ہے۔ لیکن اس کے بدلنے سے ذات کی جزئیت اور تشخص پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

شیخ محی الدین، "ابن العربی" کے علاوہ "الشیخ الاکبر" کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔آپ کا انتقال تقریباً 75 برس کی عمر میں ہوا۔آپ کا مزار دمشق، شام میں ہے۔